# امرائے جماعت ہر مقام سے یہ رپورٹ حاصل کریں کہ کسی جگہ کوئی احمدی کبھی بھوکا نہ رہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸؍اپریل ۱۹۶۶ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

☆ وقفِ عارضی کی سکیم کے تحت ایّام وقف کریں۔

☆ قرآن کریم پڑھانے کا انتظام باقاعدہ منصوبہ بندی سے ہونا چاہئے۔

☆ ہر احمدی پر اللہ تعالیٰ نے بڑی اہم اور وسیع ذمہ داری ڈالی ہے۔

☆ ذیلی تنظیموں کے سپرد محدود کام محدود دائرہ عمل میں ہے۔

☆ امراء اضلاع ہر جماعت میں قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الذّٰرِيٰت:۵۶)

کہ اے خدا کے رسول! (اور پھر وہ جو اس کے قائم مقامی میں ذمہ داری کے عہدے پر کھڑے کئے جاتے ہیں) تو مومنوں کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلاتا رہ کیونکہ یہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں ایک تو باوجود غفلت کے مومن کی عزت کو یہ کہہ کر قائم کیا ہے کہ اگر کبھی وہ اپنی کسی ذمہ داری کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تو اس کے یہ معنی نہیں لئے جانے چاہئیں کہ ایمان میں کمزوری پیدا ہوگئی ہے بلکہ انسانی فطرت میں ہی یہ بات پائی جاتی ہے کہ اگر بار بار اس کے سامنے اس کی ذمہ داریاں نہ لائی جائیں تو وہ ان چیزوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جو بار بار اس کے سامنے آتی ہیں اور اس بشری کمزوری کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ذمہ دار افراد کو اس طرف متوجہ کیا ہے کہ حقیقی مومنین کے سامنے ان کی ذمہ داریاں بار بار لایا کرو اور انہیں یاد دلاتے رہا کرو تا کہ وہ اس یاددہانی سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔

اس حکم کے ماتحت آج میں احباب جماعت کو ان کی بعض ذمہ داریاں یاد دلانا چاہتا ہوں (۱) پہلی یہ کہ دوست جانتے ہیں کہ ہمارے مالی سال کا یہ آخری مہینہ جا رہا ہے تمام احباب جماعت کو عموماً اور تمام عہدیداران نظام کو خصوصاً میں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی پوری کوشش کریں کہ جماعت کا جو بجٹ ہے جسے ہم حصہ آمد (یعنی وصیت کے چندے) یا چندہ عام کہتے ہیں یا جلسہ سالانہ کا چندہ ہے نہ صرف یہ کہ پورا ہو جائے بلکہ جو بجٹ بنایا گیا تھا اس سے زیادہ آمد ہو جائے اور یقیناً آمد زیادہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جو بجٹ شوریٰ میں پیش ہوتا ہے اور جس کی سفارش کی جاتی ہے اور بعد میں منظوری دی جاتی ہے۔ وہ کئی لاکھ روپیہ اس بجٹ سے کم ہوتا ہے جو فی الواقعہ جماعت کے اوپر ان کی استعداد اور ذمہ

داریوں کے پیش نظر دیا جانا چاہئے اس کی بہت سی وجوہات ہیں اس کی اصلاح کی بھی ضرورت ہے لیکن اس کی اصلاح میں بعض روکیں بھی ہیں۔ انشاء اللہ ان کی اصلاح جلد ہی ہو جائیگی۔

پس جو بجٹ منظور ہو چکا ہے وہ اصل ذمہ داری سے کم درجہ پر ہے اس لئے نہ صرف یہ کوشش ہونی چاہئے کہ وہ بجٹ پورا ہو جائے بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش ہونی چاہئے کہ جو حقیقی اور اصلی بجٹ آمد کا ہے۔ اس کے مطابق ساری جماعتوں کی آمد ہو جائے۔ امید ہے کہ تمام پریذیڈنٹ صاحبان اور مال کے ساتھ تعلق رکھنے والے عہدہ داران اور امراء صاحبان اور امراء اضلاع اس امر کی طرف خصوصی توجہ دیں گے کہ اس ماہ کے اندر سالِ رواں کا بجٹ نہ صرف یہ کہ پورا ہو جائے بلکہ آمد بجٹ سے بھی زیادہ ہو جائے۔

(۲) دوسری بات جس کی طرف میں آج جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے اپنے ایک خطبہ میں جماعت کے سامنے قرآن کریم کی یہ تعلیم رکھی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اس بات کا خیال رکھیں کہ ہم میں سے کوئی شخص رات کو بھوکا نہ سوئے اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک ایسی تعلیم دی ہے کہ ہم کوئی زائد خرچ کئے بغیر خدا تعالیٰ کا یہ حکم پورا کر سکتے ہیں۔

بہت سے دوستوں اور بہت سی جماعتوں نے اس کے بعد مجھے خطوط لکھے ہیں کہ ہم اس کی طرف توجہ دے رہے ہیں اور ہمارے گاؤں قصبہ یا جماعت میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا لیکن جماعتوں کے ایک حصہ کی طرف سے اس اطلاع کا آجانا میری تسلی کا موجب نہیں ہوسکتا اور یقیناً میری تسلی نہ ہوگی جب تک کہ ہر امیر ضلع یہ رپورٹ نہ دے اور آئندہ بھی متواتر ایسی رپورٹ نہ دیتا چلا جائے کہ انہوں نے ایسا انتظام کر لیا ہے اور اس کی تعمیل بھی ہو رہی ہے کہ کوئی احمدی فرد رات کو بھوکا نہیں سوتا بلکہ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اور اسی طریق پر جو حضور ﷺ نے بتایا ہم نے یہ انتظام کر دیا ہے کہ اگر پہلے کبھی کوئی شخص نامساعد حالات سے مجبور ہو کر بھوکا رہا ہو تو آئندہ وہ بھوکا نہیں رہے گا۔

اس سلسلہ میں امراء اضلاع سے اور ان بڑی جماعتوں کے امراء سے جن کو بطور امیر ضلع ہی سمجھا جاتا ہے۔ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ ہر دو ماہ کے بعد وہ مجھے اس سلسلہ میں اپنی تفصیلی رپورٹ بھجوایا کریں گے۔ تفصیلی اس معنی میں نہیں کہ کوئی لمبی چوڑی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔ تفصیلی اس معنی میں کہ وہ مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے اپنے علاقہ کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور ہر مقام سے یہ رپورٹ حاصل کر لی ہے کہ کسی

مقام پر بھی کوئی احمدی بھوکا نہیں رہتا۔

(۳) تیسری بات جس کی طرف میں احباب جماعت، عہدیداران جماعت اور خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے عارضی وقف کے متعلق جماعت میں تحریک کی تھی اس کے نتیجہ میں بیسیوں افراد نے مجھے براہ راست چٹھیاں لکھیں اور اپنے وقت کے ایک حصہ کو اس سکیم کے مطابق وقف کیا جو دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کے وقف کیلئے میں نے جماعت کے سامنے رکھی تھی انہوں نے اس عرصہ میں اپنے خرچ پر مقررہ علاقہ میں رہ کر اصلاحی اور تربیتی کام کرنے کیلئے رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔

چند جماعتوں کی طرف سے بھی مجھے اس کے متعلق رپورٹ ملی ہے لیکن جماعتوں اور اضلاع کی اکثریت ایسی ہے کہ جن کی طرف سے مجھے اس سلسلہ میں ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے کیونکہ اس منصوبہ کے ماتحت میں یکم مئی سے کام شروع کروانا چاہتا ہوں۔ پس بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس لئے اس کی طرف فوری توجہ دی جانی چاہئے۔ امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد کے پیش نظر اور خدمت اسلام کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام امراء اضلاع یکم مئی سے پہلے پہلے اپنی رپورٹ اس سلسلہ میں مجھے بھجوادیں گے۔

(۴) ایک اور منصوبہ جو میں نے جماعت کے سامنے پیش کیا تھا اور وہ بنیادی اہمیت کا حامل اور بہت ضروری ہے وہ یہ تھا کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو اور اس کے بعد اسے ترجمہ سکھایا جائے۔ حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آ جائے کہ کوئی احمدی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کا ترجمہ نہ جانتا ہو۔

اس منصوبہ کے لئے میں نے لاہور کی جماعت اور سیالکوٹ کا ضلع مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا تھا اور کراچی کی جماعت اور جھنگ کا ضلع مجلس انصاراللہ کے سپرد کیا تھا اور باقی تمام جماعت کا کام نظارت اصلاح وارشاد نے کرنا تھا۔

اس سلسلہ میں بھی کچھ کام ہوا ہے لیکن میرے نزدیک ابھی وہ کام تسلی بخش نہیں۔ کوئی جماعت ایسی

نہیں رہنی چاہئے کہ جہاں قرآن کریم پڑھانے کا انتظام نہ ہو۔

اس منصوبہ کے ماتحت ایک خوشی جو مجھے پہنچی وہ تو یہ ہے کہ بعض لوگوں نے انفرادی طور پر اس طرف توجہ دی اور انہوں نے اپنے حلقہ میں قریباً سارا وقت ہی قرآن کریم کے پڑھانے کے لئے پیش کر دیا۔ وہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اور مجھے رپورٹ بھی بھجوا رہے ہیں۔لیکن اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے محض چند افراد کی خوشکن رپورٹیں کافی نہیں بلکہ ساری جماعت کو جماعتی لحاظ سے اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔قرآن کریم ہماری زندگی اور ہماری روح ہے۔ ہماری روحانی بقاء کا انحصار قرآن کریم پر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے (شاید ایک جگہ سے زیادہ ہی جگہوں پر فرمایا ہو) کہ قیامت کے دن قرآن کریم تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف گواہی دے گا۔ اگر قرآن کریم کی گواہی تمہارے حق میں ہوئی تو تم اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کر لو گے۔ اور اگر قرآن کریم کی گواہی تمہارے خلاف ہوئی تو تم خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد ہو گے۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۷)

پس قرآن کریم کا ہر ایک حکم واجب العمل ہے۔اگر خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہو اور قرآن کریم کی ہر نہی (ہر وہ بات جس سے قرآن کریم روکتا ہے اس) سے بچنا ضروری ہے۔اگر ہم رضاء الٰہی کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

پس یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے جس کی طرف میں جماعت کو متوجہ کر رہا ہوں۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ یہ تیرے لئے بھی ذکر ہے اور تیری قوم کے لئے بھی ذکر ہے۔یعنی یہ ایک ایسی تعلیم ہے جس کے نتیجہ میں تو بھی اور تیری قوم بھی اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی شرف اور عزت حاصل کر لو گے۔اس لئے یاد رکھو کہ اگر تم نے اس طرف توجہ نہ کی تو تم سے سوال کیا جائے گا اور تمہارا محاسبہ ہو گا۔

دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان اس آیت کی تفسیر میں ہے وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ۔(الزخرف:۴۵) قرآن کریم کہتا ہے کہ تم سے سوال کیا جائے گا کہ دنیا میں عزت کے حصول کے لئے اور دنیا میں شرف حاصل کرنے کے لئے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک حسین ترین تعلیم ہم نے تمہاری طرف بھیجی تھی۔ بتاؤ تم نے کہاں تک اس پر عمل کیا۔

عمل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اس کا علم ہو اور ہمیں اس سے پوری واقفیت ہو۔ اگر ہم قرآن کریم کو نہیں پڑھتے اور اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر ہم کیسے امید کر سکتے ہیں کہ قرآن کریم قیامت کے روز ہمارے حق میں گواہی دے گا کہ اے میرے رب! تیرے اس بندے نے تیری اس تعلیم کو پڑھا اور سمجھا اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی۔

ظاہر ہے کہ ان دو باتوں میں اتنا تضاد اور تناقض ہے۔ ہم ایک لحظہ کے لئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتے کہ نہ ہمیں قرآن کریم ناظرہ پڑھنا آتا ہے اور نہ ہمیں اس کا ترجمہ آتا ہے اور نہ ہم اس کے معانی سمجھنے کی کوشش کریں اور نہ اس پر عمل کریں پھر بھی قیامت کے روز خدا تعالیٰ ایسے سامان اور حالات پیدا کر دے گا کہ خدا تعالیٰ کا یہی قرآن ہمارے حق میں گواہی دے۔ اس قسم کا تصور انسانی عقل میں قطعاً نہیں آ سکتا!!!

اس سلسلہ میں میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض جگہ سے یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ گو ہماری یہ جماعت خدام الاحمدیہ کے سپرد نہ کی گئی تھی لیکن انہوں نے جماعتی انتظام سے علیحدہ قرآن کریم سکھانے کا اپنے طور پر انتظام کر دیا ہے اور وہ جماعت سے تعاون نہیں کر رہے۔ اگر ایک مقام پر بھی ایسا ہوا ہو تو یہ بہت افسوسناک ہے خدام کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو طریق انہوں نے اختیار کیا ہے وہ درست نہیں جن جگہوں میں قرآن کریم کے پڑھانے کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے مثلاً لاہور اور ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں۔ وہاں جماعتی نظام سے میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ سے پورا تعاون کریں گے۔ اور جس جگہ یا علاقہ میں قرآن کریم پڑھانے کا کام مجلس انصار اللہ کے سپرد کیا گیا ہے اس علاقہ کی جماعتوں سے میں امید اور توقع رکھتا ہوں کہ وہ مجلس انصار اللہ سے پورا پورا تعاون کریں گی اور وہ مقامات، جماعتیں یا اضلاع جہاں قرآن کریم کی تعلیم کا کام جماعتی نظام کے سپرد کیا گیا ہے وہاں جہاں تک قرآن کریم پڑھانے کا سوال ہے خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کا کوئی وجود ہی نہیں ہے کیونکہ یہ کام ان کے سپرد کیا ہی نہیں گیا۔

تمام دوستوں کو انصار میں سے ہوں یا خدام میں سے، جوان ہوں یا بڑی عمر کے یہ بنیادی بات یاد رکھنی چاہئے کہ ’’احمدی‘‘ ہونے اور ’’انصار یا خدام کے رکن‘‘ ہونے میں بڑا فرق ہے۔ ایک احمدی پر اللہ تعالیٰ نے بڑی اہم اور بڑی وسیع ذمہ داری ڈالی ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت

میں حضور کے منشاء اور ارشاد کے ماتحت اور پھر بعد میں حضورؓ کے خلفاء کے منشاء اور ارشاد کے ماتحت تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو سکیمیں تیار کی جائیں ہر احمدی اپنا سب کچھ قربان کر کے ان سکیموں کو کامیاب کرنے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ اسلام کو اس زمانہ میں جو مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے گا۔ اس فیصلے کا نفوذ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جسے ہماری کوشش جذب کرے اس دنیا میں بھی ہمیں جلد تر نظر آ جائے۔

یہ الٰہی فیصلہ جو آسمان پر ہو چکا ہے زمین پر نافذ ہو کر رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی!!! لیکن اس راہ میں انتہائی قربانی پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ کام جو ایک احمدی کے سپرد ہے احمدی نوجوان کے بھی، احمدی بوڑھے کے بھی، احمدی مرد کے بھی، احمدی عورت کے بھی اور احمدی بچے کے بھی!!! اس وسیع کام کا ایک حصہ جو شاید اس کام کا ہزارواں حصہ بھی نہ ہو۔ مجالس خدام الاحمدیہ، انصاراللہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے تا کہ ان مختلف گروہوں کی تربیت ایسے رنگ میں کی جاسکے۔ یا ان کی تربیت ایسے طور پر قائم رکھی جاسکے کہ وہ اس ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرسکیں جو ایک احمدی کی حیثیت سے ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

پس مجلس خدام الاحمدیہ یا مجلس انصاراللہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ بہت ہی محدود ہے۔ اس محدود ذمہ داری کو ٹھیک طرح نباہ لینے کے بعد اگر کوئی رکن خوش ہو جاتا ہے کہ جتنی ذمہ داری بھی بحیثیت احمدی ہونے کے اس پر ڈالی گئی تھی وہ اس نے پوری کر دی تو وہ غلطی خوردہ ہے۔ کیونکہ جو ذمہ داری اس پر ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ڈالی گئی ہے یہ ذمہ داری اس کے مقابل پر شاید ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ اس پر خوش ہو کے بیٹھ جانا بڑی خطرناک بات ہے۔

یہ ہمارے لئے سوچ اور فکر کا مقام ہے اور اس کیلئے خطرہ کا مقام ہے اسی طرح اگر جوانی کے جوش میں یا اپنے تجربہ کے زعم میں وہ اپنے حدود سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو بھی وہ اچھا کام نہیں کرتا۔

جو جماعتی نظام کی ذمہ داری ہے وہ جماعتی نظام نے ہی ادا کرنی ہے اور تم نے جماعت کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس میں حصہ لینا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ مجالس خدام الاحمدیہ اور مجالس انصاراللہ اتنی زیر الزام نہیں آتیں جتنے کہ جماعتی عہدیدار۔ حضرت مصلح موعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجالس

خدام الاحمدیہ اور مجالس انصار اللہ کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں نے ایک محدود کام محدود دائرہ عمل میں ان تنظیموں کے سپرد کیا ہے۔ جماعتی نظام کو میں یہ حق نہیں دیتا کہ وہ ان کے کاموں میں دخل دے کوئی عہدیدار پریذیڈنٹ ہو یا امیر، امیر ضلع ہو یا امیر علاقائی، اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خدام الاحمدیہ کے کام میں دخل دے یا انہیں حکم دے لیکن میں اجازت دیتا ہوں کہ اگر وہ ضرورت محسوس کریں تو وہ ان سے درخواست کر سکتے ہیں کہ بحیثیت مجلس خدام الاحمدیہ تم یہ کام کرو۔ درخواست کرنے کی اجازت دینا تو دراصل امراء کو غیرت دلانے کے لئے تھا تا وہ اپنی تنظیم کو اس حد تک بہتر بنالیں کہ ان کو کبھی اس قسم کی درخواست نہ کرنی پڑے لیکن انہوں نے اس اجازت سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اور جب بھی کوئی جماعتی کام ان کے سامنے آیا تو انہوں نے بجائے اس کے کہ جماعتی نظام سے کام لیتے، آرام سے مجلس خدام الاحمدیہ کے مقامی قائد کو بلایا اور ان سے درخواست کی کہ مہربانی کر کے یہ کام آپ کر دیں اور اس طرح وہ جماعتی نظام کو کمزور کرنے کا موجب ہوئے۔ اس لئے آج سے ان کا یہ حق میں واپس لیتا ہوں جماعت کا کوئی عہدیدار اب اس بات کا مجاز نہیں ہوگا کہ وہ مجالس خدام الاحمدیہ یا مجالس انصار اللہ سے کسی قسم کی کوئی درخواست کرے۔ حکم وہ دے نہیں سکتا وہ پہلے ہی منع ہے۔ ’’درخواست‘‘ کی اجازت اب واپس لے لی جاتی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ جماعتی کام انہوں نے جماعتی نظام کے ذریعہ سے ہی کروانے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ سے کبھی اس قسم کی درخواست نہ کرنا ہوگی۔ فی الحال میں اس ’’اجازت‘‘ کو صرف ایک سال کے لئے واپس لیتا ہوں پھر حالات دیکھ کر فیصلہ کرسکوں گا اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا۔

جماعتی عہدیداروں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو ایک طرف احمدی ہیں اور دوسری طرف احمدی ہونے کی وجہ سے بعض مخصوص و محدود ذمہ داریاں بطور رکن خدام الاحمدیہ یا بطور رکن مجلس انصار اللہ ان پر عائد ہوتی ہیں۔

میں بڑی وضاحت سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جماعتی کام بہرحال اہم ہیں اگر امیر جماعت یا پریذیڈنٹ بحیثیت احمدی کے انہیں کوئی حکم دے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس حکم کو بجالائیں۔ خواہ اس حکم کی بجاآوری کے نتیجہ میں انہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے کسی افسر کی حکم عدولی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ سرکشی تو کسی صورت میں جائز نہیں لیکن انہیں چاہئے کہ اپنی تنظیم کو اطلاع دے دیں کہ پریذیڈنٹ یا امیر نے

میرے ذمہ فلاں کام لگایا ہے اس وقت مجھے وہ کام کرنا ہے۔ اور اس وقت آپ نے ایک دوسرا کام میرے ذمہ لگایا تھا۔ میں خدام الاحمدیہ یا انصاراللہ کا وہ کام اس وقت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس سے زیادہ اہم کام مجھے بڑی تنظیم کی طرف سے ملا ہے اس لئے میں جماعتی کام کروں گا اس ذیلی تنظیم کا کام نہیں کرسکوں گا اس طرح وہ معذرت کردیں لیکن جماعتی تنظیم سے معذرت نہ کربیٹھیں۔ یہ طریق قطعاً جائز نہیں بہرحال جماعتی کام کو ذیلی تنظیموں کے کام پر مقدم رکھنا ہوگا۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ نے قرآن کریم کے پڑھانے کا انتظام جماعتی انتظام سے علیحدہ ہوکر اپنے طور پر شروع کردیا ہے۔ وہ میری آواز پہنچتے ہی اس کام کو بند کردیں اور اپنی خدمات جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کو پیش کردیں اور جماعتی انتظام کے ماتحت اس کام کو کریں۔ قرآن کریم کا سمجھنا، اس کا فہم حاصل کرنا سب سے اہم کام ہے مگر قرآن کریم خود فرماتا ہے کہ جب مجھے سمجھنا ہو تو یاد رکھو کہ اپنے نفس کی اصلاح کے بعد میرے پاس آنا کیونکہ سوائے اس شخص کے جو پاک ہو میں کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتا اور اگر تم مطہر ہوئے بغیر مجھے ہاتھ لگانا چاہو گے تو مجھے خدا تعالیٰ نے یہ طاقت بخشی ہے کہ وہ ہاتھ مجھے چھونے نہیں پائے گا۔ تمہارا ہاتھ مجھے اس وقت چھو سکے گا جب تم جتنا مجھے جانتے ہو۔ اس پر عمل کرنے والے بھی ہو۔ اور پھر میرے پاس اس نیت کے ساتھ آؤ کہ جو زائد علم تم مجھ سے حاصل کرو اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالو گے۔

یہ بڑا ہی اہم کام ہے قرآن کریم کا سمجھنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت کے لئے ہی ہمیں زندہ کیا گیا ہے اور ہمیں منظّم کیا گیا ہے اس الٰہی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے قائم ہی اسی لئے کیا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا بھر میں اس رنگ میں پھیلائیں کہ دنیا یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کہ اگر ہم اس دنیا اور اخروی زندگی کی فلاح چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہوگا۔ دنیا میں قرآن کریم کی تعلیم آپ پھیلا کیسے سکتے ہیں جبکہ خود آپ کو ہی اس کا علم حاصل نہ ہو۔ تو جو ہماری پیدائش کی غرض، ہمارے قیام کی غرض اور ہماری زندگی کا مقصود ہے وہ حاصل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ ہم خود قرآن کریم کو نہ سمجھیں اور اس کے علوم اچھی طرح ہمارے ذہنوں میں متحضر نہ ہوں۔

پس میں تمام امراء اضلاع کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے ضلع کی ہر جماعت میں قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت انتظام کریں اور ہر دو ماہ کے بعد مجھے اس کی رپورٹ بھجوایا کریں۔

(۵) پھر اس کے علاوہ ایک منصوبہ تربیتی اور اصلاحی دو ورقوں کا کثرت کے ساتھ شائع کرنے کا ہے۔اس کی تفاصیل میں مَیں اس وقت جانا نہیں چاہتا وہ بھی ایک اہم کام ہے۔ چونکہ بہت سے کام ہیں جن کی طرف قریباً روزانہ ہی توجہ دینی پڑتی ہے اس لئے اس غرض کے لئے کہ نگرانی صحیح طور پر ہو سکے اور کام ٹھیک طرح چلتے رہیں۔میں نائب ناظر اصلاح وارشاد کی ایک اسامی قائم کرتا ہوں اور فی الحال اس پر مکرم ابوالعطاء صاحب کو مقرر کرتا ہوں وہ براہ راست میرے سامنے ذمہ دار ہوں گے۔

میں چاہتا ہوں کہ بجٹ پر بار ڈالے بغیر ان کاموں کو کیا جائے اِلا ماشاء اللہ۔اس لئے ان کا عملہ بھی رضا کاروں پر مشتمل ہونا چاہئے اور ربوہ کی جماعت کو اس کے لئے رضا کار پیش کرنے چاہئیں۔

اہل ربوہ کو غیرت دلانے کے لئے میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری بیسیوں جماعتیں ایسی ہیں کہ جہاں مستعد اور مخلص احباب جماعت کافی تعداد میں دو دو تین تین چار چار پانچ پانچ گھنٹے روزانہ دیتے ہیں۔کوئی وجہ نہیں کہ آپ ان سے پیچھے رہ جائیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ان کاموں کے لئے ربوہ کی جماعت رضا کار پیش کر دے گی تو وہ اس کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے، محض اپنے احسان سے ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ وہ ذمہ داریاں جو اس نے ہم پر عائد کی ہیں اور وہ کام جن کے بغیر وہ ہم سے راضی نہیں ہو سکتا ہم کماحقہٗ انہیں سرانجام دے سکیں کہ اس کے فضل کے بغیر ہم اس کے فضل کو بھی حاصل نہیں کر سکتے۔(آمین)

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳؍اپریل ۱۹۶۶ء)

☆......☆......☆